# زوجین کی باہمی محبت اور ذمہ داری کا شعور گھراور فیملی کے سکون وسعادت کا سبب ہے

## الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا كَمَا أَمَرَ، جَعَلَ السَّكِينَةَ سَبَبَ سَعَادَةِ الْأُسَرِ، وَرَاحَةِ قُلُوبِ الْبَشَرِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ، وَعَلَى مَنِ اهْتَدَى بِهَدْيِهِ. أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِالتَّزَوُّدِ بِتَقْوَى اللَّهِ، (فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى)[1].

برادرانِ اسلام ! میرے دینی بھائیو! بلا شبہ میاں بیوی کی باہمی الفت ومحبت بڑی عظیم الشان خصلت ہے اس سے زوجین کوسعادت وطمانینت نصیب ہوتی ہے اور خیر وعافیت کی زندگی حاصل ہوتی ہے در حقیقت باری تعالی نے ازدواجی رشتے کو قلبی راحت اور دلی سکون ہی کیلئے بنایا ہے چنانچہ باری تعالی ﷻ کا فرمان ہے:(هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا)[2]. وہی ہے جس نے تمکوایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اسکا جوڑا بنایا تاکہ

(١) البقرة: ١٩٧.
(٢) الأعراف: ١٨٩.

وہ اس سے سکون حاصل کرے، تفسیر ابن کثیر کے مطابق مطلب یہ ہے، تاکہ شوہر اپنی بیوی سے الفت و محبت کا معاملہ کرے[1] اسی طرح بیوی بھی اپنے شوہر کی محبت کا جواب محبت سے دے پس دونوں باہم الفت و محبت اور رحمت و مودت سے پیش آئیں اور اخلاص و وفاداری کا مظاہرہ کریں اور یوں ایک، دوسرے سے قلبی سکون حاصل کریں یقیناً زوجین کی باہمی مودت و وفاداری بہت عظیم الشان نعمت ہے، اس کے بیشمار فائدے ہیں، یہ گھر کے سکون واطمینان کا ذریعہ اور فیملی کی سعادت مندی کا سبب ہے اس سے خاندان کی شیرازہ بندی اور اس کی مضبوطی قائم ودائم رہتی ہے درحقیقت میاں بیوی کی محبت و ہمدردی اللہ تعالی کی ایک واضح نشانی اور اس کی عظیم نعمت ہے جیسا کہ خدائے عزّوجلّ کا ارشاد ہے: (وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً)[2]. اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمھاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پاؤ اور اس نے تمھارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کردی، واضح ہو کہ میاں بیوی کے درمیان الفت و محبت بڑھانے اور گھر کے سکون و سعادت میں اضافے کا طریقہ یہ ہے کہ زوجین میں سے ہر ایک اپنے شریک حیات کی قدر و عزت کرے پس

---

(۱) تفسیر ابن کثیر: (۳/ ۵۲۵).

(۲) الروم: ۲۱.

دونوں میں سے ہر ایک، دوسرے کے مقام و مرتبہ کو پہچانے اس کی محنت و مشقت پر اس کی تعریف کرے اور فیملی کیلئے اس کی قربانی پر اس کا شکریہ ادا کرے اسی طرح دونوں ایک دوسرے کے تئیں حسن اخلاق اور پاکیزہ برتاؤ کا مظاہرہ کریں تاکہ دونوں میں مزید قربانی پیش کرنے کا جذبہ بیدار ہو اور مزید محنت کرنے کا حوصلہ پیدا ہو اور دونوں پر نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ کا یہ فرمان مبارک صادق آئے: «خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ»(١).

وہ آدمی تم میں سب سے زیادہ اچھا اور بھلا ہے جو اپنے اہل و عیال کے حق میں زیادہ اچھا اور بھلا ہو

**اپنے گھر کے سکون و سعادت کی تمنا کرنے والو!** جن چیزوں کے ذریعے گھر کی سعادت مندی اور سکینت و طمانینت میں اضافہ ہوتا ہے ان میں یہ بھی شامل ہے کہ میاں بیوی اپنی اولاد کے تئیں اپنی ذمہ داری کا احساس کریں بچوں اور بچیوں پر پوری توجہ دیں، ان کی بہترین پرورش کریں اور عمدہ تربیت کرکے اپنی ذمہ داری کو ادا کریں تاکہ اولاد اپنے والدین کی خوشی و مسرت اور راحت و آرام کا ذریعہ بنیں، ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کریں، ان کی اطاعت و فرمانبرداری کریں، ان کے ساتھ اچھے برتاؤ کی بھرپور کوشش کریں اور باری تعالیٰ کے اس فرمان پر پوری طرح عمل کریں: (وَوَصَّيْنَا

---

(١) الترمذي: ٣٨٩٥.

الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا)[١]. اور ہم نے انسان کو اسکے والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی ہے، دینی ماحول اور والدین کی محبت میں پرورش پائے ہوئے بچے اپنے رب کی اطاعت کرتے ہیں ،نبی رحمۃٌ لِلعٰلمِین ﷺ کی سنتوں پر عمل کرتے ہیں ، رب ذوالجلال والاکرام کا شکر ادا کرتے ہیں اور اس کی بارگاہ میں اس طرح دعا کرتے ہیں:(رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ)[٢].

اے میرے رب مجھکو اس بات پر مدد اور مت عطا فرما کہ میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھکو اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہیں، آئیے ہم دعا بھی کریں یااللہ ! ہماری اولاد اور ہماری فیملی کو خوشی و مسرت عطا فرمادے ،ان کے سکون و اطمینان میں اضافہ کردے، ہمارے معاشرے میں میں الفت و محبت کو عام کردے اور ہمارے بچوں اور بچیوں کو خیر وبرکت سے مالامال فرمادے ***

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) العنكبوت: ٨.

(٢) الأحقاف: ١٥.

## الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ.

**حضراتِ سامعین ورفیقانِ گرامی قدر!** زوجین کی باہمی گفت و شنید اور افہام وتفہیم سے گھریلو خوشی و مسرت میں اضافہ ہوتا ہے اور دونوں کی باہمی مشاورت اور تعاون کی بدولت فیملی اور خاندان کی سعادت و سکینت قائم ودائم رہتی ہے پس میاں بیوی کی ازدواجی زندگی خوشگوار ہوتی ہے اوران کو گھریلو خیر وبرکت حاصل ہوتی ہے اسی طرح ان کے بچوں کو بھی نفسیاتی اطمینان اور معاشرتی سکون حاصل ہوتا ہے اور باہمی الفت و محبت کے ماحول میں ان کی پرورش ہوتی ہے پس ان کی صلاحیتیں نکھر کر سامنے آتی ہیں معاشرے میں ان کو اعلیٰ پوزیشن اور امتیازی مقام حاصل ہوتا ہے وہ اپنے دین پر ثابت قدم رہتے ہیں اپنے والدین اور اہل خاندان کی راحت ومنفعت کیلئے محنت کرتے ہیں اپنے معاشرے کیلئے قربانی کیلئے پیش کرتے ہیں اور ہمیشہ اپنے ملک کا پرچم بلند رکھتے ہیں،آخر میں بارگاہ رب العزت میں عاجزانہ دعا ہیکہ اِلٰہَ العٰلمِیْن: ہمارے گھروں کو سکون واطمینان کی دولت سے پُر کردے۔ ہماری فیملیز کو سعادت و طُمانینت سے مالامال کردے، ہم سب کو دائمی سکون اور لازوال مسرت عطا فرمادے اور کورونا وغیرہ سے ہم سب کی حفاظت فرمادے *** فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا

**وَ**نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، **وَأَدِمِ اللَّهُمَّ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ خَيْرَهَا وَهَنَاءَهَا، وَانْشُرِ السَّعَادَةَ بَيْنَ أَهْلِهَا، أَنْتَ رَبُّهَا وَوَلِيُّهَا. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيخ خَلِيفَةَ بْن زَايِدٍ وَنَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايِد وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.**

**وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَأَجْزِلْ مَثُوبَتَهُمْ، وَارْفَعْ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَتَهُمْ.**

اللَّهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا وَعَنِ الْعَالَمِينَ الْوَبَاءَ، وَاشْفِ الْمُصَابِينَ بِهَذَا الدَّاءِ، يَا مُجِيبَ الدُّعَاءِ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

**عِبَادَ اللَّهِ**: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

**من مسؤولية الخطيب:**

- أن لا تتجاوز مدة الأذان الثاني دقيقة واحدة.
- أن لا تتجاوز الخطبة والصلاة عشر دقائق.
- التأكد من عمل السماعات في الباحات الخارجية للمسجد خاصة في الركوع والسجود.
- التنبيه على المصلين بالالتزام بالتباعد ولبس الكمامات.